

13333 - عل 1740#&; بن اب 1740#&; طالب رضي الله عنه کے فضائل اور ان کے ل 1740#&;
صل 1740#&; الله عل 1740#&;ه وسلم ك 1740#&; تخص 1740#&; ص 1748#&;

سوال

علی بن ابی طالب رضي الله تعالى عنه کو صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے بارہ میں کیا حکم ہے اور کیا یہ صحیح ہے کہ
نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا :

ایک شخص کے بارہ میں جس نے کہا کہ علی بن ابی طالب رضي الله تعالى عنه اہل بیت میں سے نہیں اور ان پر درود
پڑھنا صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جائز نہیں ، ان کے لیے یہ کہنا بدعت ہے ؟

توشیح الاسلام کا جواب تھا :

علی بن ابی طالب رضي الله تعالى عنه اہل بیت میں سے ہیں اس میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا ،
مسلمانوں کا ہاں اس طرح ظاہر ہے کہ اس پر دلیل کی بھی کوئی ضرورت نہیں ، بلکہ علی رضي الله تعالى عنه اہل بیت
میں سے سب سے افضل ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنو ہاشم میں سب سے افضل ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر علی اور فاطمہ اور حسن ، اور حسین
رضي الله تعالى عنهم پر ڈال کر فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک
کر دے ۔

اور رہا یہ مسئلہ کہ صرف علی رضي الله تعالى عنه کو اللہ صلی علی علی رضي الله تعالى عنه کہنا ، تو کیا وہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو انفرادی طور پر کہتا ہے ؟ کہ اللہ صلی علی عمر یا علی رضي الله تعالى عنهم ۔

علماء کرام اس مسئلہ میں تنازع کا شکار ہیں ، امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حنابلہ میں سے ایک گروہ
کا قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو انفرادی طور پر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جاسکتا ۔

جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور پر بھی صلاۃ وسلام ضروری ہے ۔

امام احمد اور ان کے اکثر اصحاب کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ، اس لیے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا تھا صلی اللہ علیک ، لہذا یہ قول اولی اور اصح ہے ۔

لیکن صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو انفرادی طور پر مثلاً علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی اور کو باقی سب صحابہ کو چھوڑ کر صرف اس ایک ہی پر صلاۃ بھیجنا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری ہے اس لیے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعار بن چکا ہے اور ان کے نام کے ساتھ کہنا معروف ہے تو اب کسی اور کے لیے یہ کہنا بدعت شمار ہوگا ۔

الفتاویٰ الکبریٰ (1 / 56) ۔

واللہ اعلم ۔